© rasailojaraid.com

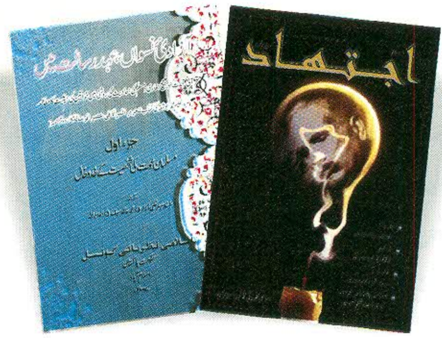

تقریب رونمائی

سہ ماہی مجلّہ ''اجتہاد''

اور

''آزادیٔ نسواں، عہد رسالت میں''

محمد خالد سیف

اسلامی نظریاتی کونسل کے زیر اہتمام طبع ہونے والے سہ ماہی مجلّہ ''اجتہاد'' اور نامور مصری سکالر جناب عبدالحلیم محمد ابوشقۃ کی کتاب ''تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ'' کے اردو ترجمہ ''آزادیٔ نسواں، عہد رسالت میں''، کی تقریب رونمائی بروز جمعرات مورخہ ۲ر اگست ۲۰۰۷ء کو کونسل کے آڈیٹوریم میں چیئرمین کونسل جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ کارروائی کا باقاعدہ آغاز جناب قاری عبدالحنان حامد، اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جناب خورشید احمد ندیم مہمان ایڈیٹر مجلّہ ''اجتہاد'' نے اپنے تمہیدی کلمات میں اس مجلّہ کی ضرورت واہمیت اور افادیت کو بیان کیا۔ اس شمارے کا مرکز ومحور علامہ اقبال کا مشہور خطبہ ''الاجتہاد فی الاسلام'' تھا۔ انہوں نے اس خطبہ کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کا قیام برصغیر پاک وہند کی ملت اسلامیہ کی جدید تاریخ کا نقطۂ آغاز ہے اور اس نئے دور میں اجتہاد کی ضرورت کو پہلی مرتبہ علامہ اقبال نے واضح کیا۔ اس تاریخی پس منظر میں جب بھی اجتہاد کی بات ہوگی، یہ خطبہ اس کا پہلا حوالہ قرار پائے گا، انہوں نے سلسلۂ گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ایک اسلامی معاشرہ اگر زندہ معاشرے کے طور پر رہنا چاہتا ہے، تو اس معاشرے کی بقا اور تحفظ کے لیے ''اجتہاد'' بے حد ناگزیر ہے کیونکہ اجتہاد کے بغیر کسی زندہ اور متحرک معاشرے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا۔ جناب خورشد احمد ندیم نے اجتہاد کے اس شمارہ کے دیگر مندرجات پر بھی روشنی ڈالی۔

فیصل آباد سے تشریف لانے والے مشہور ادیب وشاعر اور مصنف جناب ڈاکٹر ریاض مجید نے اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے سہ ماہی مجلّہ ''اجتہاد'' کے اجراء کو نہایت مستحسن اقدام قرار دیا۔ جناب پروفیسر فتح محمد ملک، چیئرمین مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد نے چیئرمین کونسل جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود کو ان مساعی جمیلہ پر بھرپور خراج تحسین پیش کیا، جو وہ مختلف علمی وفقہی میدانوں میں سرانجام دے رہے ہیں، جن میں سے ایک کونسل کی طرف سے اس مجلّہ کا اجراء بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس رائے سے اتفاق نہیں ہے کہ علامہ اقبال مجتہد نہیں تھے بلکہ محض ایک شاعر اور فلسفی تھے کیونکہ انہوں نے جہاں اجتہاد کی ضرورت واہمیت پر زور دیا، وہاں قیام پاکستان کا تصور پیش کر کے انہوں نے خود بھی اجتہاد کیا۔ اسی طرح جب بعض علماء دیوبند نے یہ موقف اختیار کیا کہ قومیں اوطان سے بنتی ہیں، تو انہوں نے اس کے برعکس، یہ کہا کہ اسلام رنگ ونسل اور خون کے رشتوں سے بالاتر ہے اور اسلام میں نیشنلزم کے تصور کی کوئی گنجائش نہیں۔ اس تقریب کا دوسرا حصہ کونسل کے زیر اہتمام مصری مصنف عبدالحلیم محمد ابوشقۃ کی کتاب ''تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ'' کے اردو ترجمہ ''آزادیٔ نسواں، عہد رسالت میں''، سے متعلق تھا۔ راقم الحروف کے ذمہ اس کتاب کا تعارف تھا لہٰذا اس سلسلہ میں عرض کیا گیا کہ آج کا دن اسلامی نظریاتی کونسل کی تاریخ میں اس حوالہ سے نہایت اہم ہے کہ یہ کونسل کا یوم تاسیس ہے۔ ۲ر اگست ۱۹۶۲ء کو کونسل معرض وجود میں آئی تھی، اس وقت سے یہ دن ہر سال آتا اور خاموشی سے گزر جاتا تھا مگر محترم ڈاکٹر محمد خالد مسعود جب سے کونسل کی صدر نشینی کے منصب پر فائز ہوئے ہیں، تو انہوں نے آئینی ودستوری فرائض کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ کونسل میں پہلی مرتبہ علمی وتحقیقی سرگرمیوں کی داغ بیل ڈال کر کونسل کو گوشہ گمنامی سے نکال کر ماہ شب چہاردہم بنا دیا

> عہد رسالت مآب میں خواتین کو اسلام نے جو مقام ومرتبہ عطا کیا اور انہیں ناروا پابندیوں سے آزادی دلوائی تاکہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ معاشی ومعاشرتی زندگی میں فعال کردار ادا کرسکیں، اس کتاب میں اسی بات کی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ہے اور امید ہے کہ آپ کی مساعی جمیلہ کی برکت سے کونسل علم وتحقیق اور بصیرت واجتہاد کے آسمان پر آفتاب نصف النہار بن کر جگمگانے لگے گی۔

محترم ڈاکٹر صاحب نے کونسل میں جن علمی وتحقیقی سرگرمیوں کا آغاز کیا، ان میں حالات حاضرہ پر مختلف سیمینارز، کانفرنسز اور مذاکروں کا انعقاد ہے۔ اسی سلسلہ کی ایک کڑی سہ ماہی مجلّہ ''اجتہاد'' کا اجراء ہے، جس کا تعارف اور جس سے متعلق اہل علم کا تبصرہ آپ سماعت فرما چکے ہیں۔

اسی ضمن میں محترم ڈاکٹر صاحب کا ایک نہایت خوش آئند اور مستحسن اقدام کتاب ''آزادیٔ نسواں، عہد رسالت میں''، کی کونسل کی طرف سے طباعت واشاعت ہے۔ یہ مشہور مصری سکالر عبدالحلیم محمد ابوشقہ کی عربی کتاب ''تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ'' کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ کتاب چار اجزاء پر مشتمل ہے:

جزءاول میں:

مسلمان عورت کی شخصیت کے خدوخال

جزءدوم میں:

معاشرتی زندگی میں مسلمان عورت کی شرکت

جزءسوم میں:

اجتماعی زندگی میں خواتین کی شرکت کی مخالفت کرنے والوں سے مکالمہ اور

جزءچہارم میں:

مسلمان خواتین کا لباس اور زیب زینت جیسے اہم مسائل کو موضوع سخن بنایا گیا ہے۔ اسلام نے سب سے پہلے خواتین کے حقوق اور ان کے شرف کے تحفظ کا جو چارٹر عطا کیا ہے، اس کے بغیر ہم ان کے معاشرتی اور سماجی رتبے میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ اسلام نے عبادت، وراثت، شہادت، نکاح وطلاق اور انسانی زندگی سے متعلق دیگر تمام مسائل میں خواتین کو جس آزادی سے ہمکنار کیا اور معاشرت، معیشت اور سیاست کے میدان میں کام کرنے کے لیے جو حقوق عطا فرمائے، انہیں قرآن کریم اور صحیح بخاری ومسلم کی احادیث مبارکہ کی روشنی میں اس کتاب میں نہایت تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور دلنشین اسلوب میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ مسلم خواتین اسلامی معاشرے کا ایک نہایت فعال حصہ ہیں، معاشرے کی ترقی میں ان کا کردار بے حد اہمیت کا حامل ہے۔ خواتین ہر جگہ اور ہر شعبہ میں اپنے فرائض بخوبی انجام دے سکتی ہیں۔ سیاست، تجارت، وکالت، طب اور انسانی زندگی کا کوئی شعبہ بھی اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان کے لیے شجر ممنوعہ نہیں ہے۔

عہد رسالت مآب میں خواتین کو اسلام نے جو مقام ومرتبہ عطا کیا اور انہیں ناروا پابندیوں سے آزادی دلوائی تاکہ وہ مردوں کے شانہ بشانہ معاشی ومعاشرتی زندگی میں فعال کردار ادا کرسکیں، اس کتاب میں اسی بات کی آیات کریمہ اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں وضاحت کی گئی ہے۔ مختصر یہ کہ یہ کتاب اسلامی معاشرے میں خواتین کے مقام ومرتبہ کے بارے میں متعدد غلط فہمیوں اور ان کی بنیاد پر خواتین کے معاشرتی زندگی میں فعال کردار میں حائل رکاوٹوں کا ازالہ کرتی ہے۔ اس کتاب کے مصنف مشہور مصری سکالر عبدالحلیم محمد ابوشقہ ہیں، وہ ایک طویل عرصہ تک الاخوان المسلمون کے رکن رہے، حسن البنا شہید سے انہوں نے استفادہ کیا، محدث العصر شیخ محمد ناصر الدین البانی کے سامنے بھی انہوں نے زانوئے تلمذ طے کیے، مختلف تعلیمی اداروں میں مسند تدریس پر فائز رہے اور پھر انہوں نے المسلم المعاصر کے نام سے ایک مجلّہ بھی جاری کیا۔ ان کی سب سے بڑی وجہ شہرت ان کی یہی کتاب ہے۔ محترم ڈاکٹر محمد خالد مسعود نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کے لیے انتخاب کیا، کونسل کے اپنے تین رفقاء کار سے اس کا ترجمہ کروایا اور کونسل کی طرف سے اسے زیور طبع سے آراستہ کرانے کا اہتمام فرمایا ہے۔

ایک اہم کتاب

آزادیٔ نسواں، عہد رسالت میں

مولانا محمد اسحاق بھٹی

عورتوں کے بارے میں اسلام کے احکام بالکل واضح ہیں۔ قرآن وسنت کی رو سے جو فرائض مردوں پر عائد ہوتے ہیں، وہی عورتوں پر عائد ہوتے ہیں۔ جس طرح مردوں کو امور شرعیہ پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے، اسی طرح عورتوں کو بھی دیا گیا ہے۔ کارِ خیر کا ثواب عورتوں کو بھی ملے گا اور مردوں کو بھی۔ فعل بد کی سزا عورت کو بھی دی جائے گی اور مرد کو بھی۔

آغاز اسلام سے لے کر اب تک تاریخ کے کسی مرحلے میں عورت کے مرتبے کو گھٹایا نہیں گیا۔ جہاد بے حد نازک اور مشکل ترین مسئلہ ہے، لیکن عصر نبوت میں صحابیات کے میدان جنگ میں شرکت کے شواہد کتب احادیث وسیر میں موجود ہیں۔

اس قسم کے واقعات بھی کتابوں میں مرقوم ہیں کہ بعض نہایت اہم معاملات میں خود کسی عظیم شخصیت کی عورت نے ڈھارس بندھوائی۔ نبی ﷺ کی ذات اقدس کو خیر البشر قرار دیا گیا ہے اور بلاشبہ آپ کائنات انسانی کی سب سے اعلیٰ وارفع شخصیت ہیں، لیکن پہلی وحی کے وقت آپ کو جو گھبراہٹ سی پیدا ہوئی، اسے رفع کرنے اور آپ کو اطمینان دلانے کا باعث حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا بنیں۔

پھر یہ بھی حقیقت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اللہ تعالیٰ نے اس قدر فقاہت سے نوازا تھا کہ احکام دینیہ کا چوتھا حصہ انہی کی وجہ سے ہم تک پہنچا۔ یہ بات عورت کی فضیلت وعظمت پر دلالت کناں ہے۔ اس میں کوئی مرد اس کا حریف نہیں۔

عورت بوقت ضرورت حکمران بھی ہوسکتی ہے اور اس کی مثالیں مسلمانوں کی تاریخ میں موجود ہیں۔ برصغیر میں رضیہ سلطانہ کی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مترجمین کی طرف سے پوری کوشش کی گئی ہے کہ اردو ترجمہ میں مصنف کے پیغام کا لب ولہجہ پوری صحت کے ساتھ برقرار رہے۔ امید ہے کہ قارئین کرام اسے ایک معیاری ترجمہ پائیں گے البتہ مترجمین کا مصنف کے تمام افکار ونظریات سے اتفاق ضروری نہیں۔ کوئی بھی انسانی کام حرف آخر نہیں ہوتا، کتاب کے ترجمہ وطباعت کے مراحل قلت وقت کے پیش نظر بہت عجلت میں طے کیے گئے ہیں، جس کی وجہ سے بہت سی خامیاں رہ گئی ہیں، انہیں انشاء اللہ اگلے ایڈیشن میں دور کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

جناب ڈاکٹر طاہر محمود، استاذ شعبہ اصول الدین، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، جناب مولانا محمد اسحاق بھٹی (مصنف کتب کثیرہ) لاہور اور جناب پروفیسر عبدالجبار شاکر، ڈائریکٹر جنرل شریعہ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد نے بھی اس تقریب رونمائی سے خطاب کیا۔ مولانا محمد اسحاق بھٹی کا تحریری تبصرہ شامل اشاعت ہے۔

جناب مولانا ابوعمار زاہد الراشدی، گوجرانوالہ نے کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ میری اس کتاب سے سولہ سال سے آشنائی ہے، میری شدید خواہش تھی کہ اس کتاب کا اردو میں ترجمہ شائع ہو، میں نے ''اجتہاد'' کے پہلے شمارے میں جب اس کتاب کے ترجمہ کا اشتہار دیکھا تو میری خوشی کی کوئی انتہاء نہ رہی کہ میں اپنے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر دیکھ رہا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کتاب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف نے اپنے موقف کی تائید میں قرآنی آیات کے ساتھ اکثر وبیشتر صحیح بخاری ومسلم کی احادیث سے استناد کیا ہے۔

حکومت ایک مضبوط اور کامیاب حکومت تھی۔ اس وقت بے شمار علمائے کرام اس خطۂ ارض میں موجود تھے جو رضیہ سلطانہ کی حکومت میں مختلف محکموں میں خدمات سرانجام دیتے تھے۔

چاند بی بی علاقہ گجرات کی بہت سمجھدار حکمران تھی، جس سے خود مغل حکمران بھی اتنی بڑی طاقت کے باوجود پریشان رہے۔ بھوپال میں یکے بعد دیگرے کئی خواتین تخت حکومت پر متمکن ہوئیں اور متعدد مشہور علمائے کرام ان کے دور حکمرانی میں ریاست بھوپال کے تعلیم وتدریس اور افتاء وغیرہ کے محکموں میں مصروف عمل رہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر دہلوی نے بعض علمائے عظام کو سفارشی خطوط دے کر ریاست کے بعض محکموں میں ملازمت دلائی۔

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی نے امداد الفتاویٰ میں ایک استفتاء کے جواب میں عورت کی حکمرانی کو جائز قرار دیا ہے۔

۱۹۶۴ء میں اکثر علمائے کرام نے پاکستان کے صدارتی انتخابات میں ایوب خان کے مقابلہ میں فاطمہ جناح کی حمایت کی، جن میں مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی پیش پیش تھے۔ اس زمانہ میں مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی کا فتویٰ بھی اخبارات میں شائع ہوا تھا، جس میں فاطمہ جناح کی حمایت کی گئی تھی۔

اب بھی بعض معروف دین دار گھرانوں کی بعض لائق احترام خواتین اسمبلیوں اور سینٹ میں موجود ہیں اور سرکار سے باقاعدہ تنخواہ وصول کرتی ہیں اور سرکاری قواعد کے مطابق تنخواہ کے علاوہ انہیں مراعات بھی حاصل ہیں۔

اس تمہید کا حاصل یہ ہے کہ عورت حکمران بھی ہوسکتی ہے، وزیر بھی ہوسکتی ہے، اسمبلیوں اور سینٹ کا انتخاب بھی لڑسکتی ہے، جنگ وجہاد میں بھی حصہ لے سکتی ہے، سرکاری محکموں میں ملازمت بھی کرسکتی ہے۔

جناب عبدالحلیم محمد ابوشقہ کی کتاب ''تحریر المرأۃ فی عصر الرسالۃ'' اپنے موضوع کی نہایت اہم کتاب ہے۔ اس کے الگ الگ چار حصوں میں خواتین کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے، وہ قرآن وحدیث اور اسلامی تاریخ کی روشنی میں لکھا گیا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے اس کا اردو ترجمہ ملک کے ثقہ اہل علم سے کرایا ہے۔ مثلاً کتاب کا حصہ اول جو ''مسلمان عورت کی شخصیت کے خدوخال'' کے عنوان پر مشتمل ہے، کونسل کی طرف سے اس کتاب کے ترجمہ کی اشاعت ایک بہت مبارک اقدام ہے۔ مشہور سماجی کارکن محترمہ طاہرہ عبداللہ نے دیگر مقررین کے برعکس یہ موقف اختیار کیا کہ اس کتاب کے ترجمہ اور کونسل کی طرف سے اس کی طباعت واشاعت کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں تھی کیونکہ مصنف نے جن اہداف کے حصول کا ذکر کیا ہے، وہ مرد وزن میں عدم مساوات کے نظریے پر مبنی ہیں۔ جنسی امتیاز کے خلاف کئی سالوں کی مسلسل جدوجہد کے بعد خواتین جو کامیابی حاصل کرچکی ہیں اور اب وہ زندگی کے ہر شعبے میں سرگرم عمل ہیں مصنف کے موقف کی تائید وحمایت ان مہذب اور تعلیم یافتہ خواتین کو پھر سے پیچھے لے جانے کی کوشش ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج خواتین کو غربت، عدم تحفظ، جسمانی اور جنسی تشدد اور فرسودہ معاشرتی رسم ورواج جیسے مسائل کا سامنا ہے لہٰذا ان مسائل کے حل کی طرف اہل فکر کی توجہ مبذول کرنی چاہیے۔

جناب ڈاکٹر محمد خالد مسعود چیئرمین اسلامی نظریاتی کونسل نے تمام مقررین اور مہمانان گرامی کا اس تقریب میں شرکت کرنے پر شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ کونسل کی طرف سے پوری کوشش کی جاتی ہے کہ تمام مکاتب فکر کو کھل کر بات کرنے کا موقع فراہم کیا جائے۔ قرآن اور احادیث نبویہ کی مروج تعبیرات کے علاوہ دیگر تعبیرات بھی ہوسکتی ہیں لہٰذا کسی ایک تعبیر پر اصرار اور اپنے موقف کے خلاف کسی دوسری تعبیر کا انکار اور اس بارے میں بہت شدید موقف اختیار کرنا اہل علم کے شایان شان نہیں۔ کتاب کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ عہد رسالت مآب ﷺ میں خواتین کو جو حقوق حاصل تھے، اس کتاب میں انہیں کتاب

© rasailojaraid.com